مدرسے کے عمومی چندے سے چھت پر استاذ کے لیے رہائش بنا سکتے ہیں؟

مجیب: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: GRW-1143

تاریخ اجراء: 19 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ /26 جون 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے ہاں مدرسہ کی عمارت بنی ہوئی ہے، جہاں طلبہ کرام درس نظامی اور حفظ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہم اس مدرسے کے اوپر مدرس کے لیے فیملی رہائش بنانا چاہتے ہیں۔ کیا مدرسہ کے اوپر مدرسہ کے عمومی چندے سے مدرس کے لیے فیملی رہائش بنا سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مدرسے کے عمومی چندے سے مدرسے کے اوپر مدرس کے لیے فیملی رہائش بنانا شرعاً جائز ہے۔ اس میں تفصیل یہ ہے کہ مسجد و مدرسہ کی آمدنی اس کے مصالح پر خرچ ہوتی ہے اور تعمیر مدرسہ کے بعد مدرسہ کے مصالح میں سے سب سے مقدم مدرس ہوتا ہے کہ اس سے مدرسہ کی آبادکاری ہوتی ہے، جیسا کہ مسجد کا امام مصالح مسجد میں مقدم ہوتا ہے۔ لہذا مدرس کی رہائش بنانا مدرس کی ضرورت اور مدرسہ ہی کی مصلحت ہے، تو جس طرح مسجد کو عین مسجد قرار دینے سے پہلے اس پر عمومی چندے سے امام کے لیے حجرہ بنا سکتے ہیں، اسی طرح مدرسے پر بھی بنا سکتے ہیں۔

مدرسے کے اوپر مدرس کے لیے رہائش بنائی جا سکتی ہے، کیونکہ وہ مصالح مدرسہ میں سے ہے، جیسا کہ مسجد کے اوپر امام مسجد کے لیے رہائش مصالح مسجد سے ہونے کی وجہ سے (قبل تمامیت مسجد) بنائی جاسکتی ہے۔ چنانچہ بحر الرائق میں ہے: ”لو بنی بیتا علی سطح المسجد لسکنی الإمام فإنه لا یضر في کونه مسجدا لأنه من المصالح“

ترجمہ: مسجد کی چھت پر امام کی رہائش کے لیے گھر بنایا، تو اس سے اس کی مسجدیت میں کوئی ضرر نہیں آئے گا اس لیے کہ یہ مصالحِ مسجد میں سے ہے۔ (بحر الرائق، جلد 5، صفحہ 271، دار الکتب الاسلامی، بیروت)

مدرسہ کے عمومی چندے کو مدرسے کی مصلحت پر خرچ کیا جائے گا اور عمارت کے بعد مدرس مدرسے کے مصالح میں سب سے مقدم ہے۔ جیسا کہ ردالمحتار میں ہے: ”قال فی الحاوی القدسی: والذی یبدأ به من ارتفاع الوقف: ای من غلته عمارته شرط الواقف اولا، ثم ما هو اقرب الی العمارة واعم للمصلحة کالامام للمسجد **والمدرس للمدرسة یصرف الیهم الی قدر کفایتهم**، ثم السراج والبساط کذالک الی آخر المصالح“ ترجمہ: حاوی قدسی میں فرمایا: وقف کی آمدن میں سے جس پر خرچ کی ابتدا کی جائے گی، وہ اس کی عمارت ہے، واقف نے شرط رکھی ہو یا نہ رکھی ہو۔ پھر جو عمارت سے زیادہ قریب اور مصلحت کے لیے زیادہ عام ہو، جیسا کہ مسجد کے لیے امام اور **مدرسہ کے لیے مدرس پر اس کی کفایت کی قدر خرچ کیا جائے گا**۔ پھر چراغ اور چٹائی اور اس طرح کے دیگر مصالح پر خرچ کیا جائے گا۔ (ردالمحتار، ج6، ص563، مطبوعہ کوئٹہ)

فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال ہوا کہ ”اہلِ دِہ نے مسجد کی تعمیر کے لئے کچھ رقم جمع کی ہے کیا اس رقم سے اس مسجد کے امام صاحب کا رہائشی مکان بنا سکتے ہیں؟

نوٹ: (1) کچھ رقم برائے تعمیر مسجد دھڑت کی جمع کی گئی ہے (2) کچھ منتوں والوں نے برائے تعمیر مسجد کو دی ہے (3) یہ احاطہ امام مسجد کا مسجد ایریا سے علیحدہ ہے مگر امام مسجد کا ذاتی نہیں بلکہ گاؤں والوں نے مشترکہ امام مسجد کو دیا ہے، نیز یہ احاطہ سرکاری ہے۔“

تو اس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا:

”ہاں اسی مسجد کے امام صاحب کا رہائشی مکان بنا سکتے ہیں، کیونکہ تکمیلِ تعمیر کے بعد ضروریات مسجد میں سے امام اول نمبر میں ہے، کیونکہ مسجد کی صرف ظاہری تعمیر کا کوئی اعتبار نہیں جب تک کہ اس کی معنوی اور حقیقی تعمیر نہ ہو، حتی کہ مسجد کے لئے روشنی پانی وغیرہ کے وسیع تر انتظام سے امام کی ضروریات مقدم ہیں۔“ (فتاوی نوریہ، ج1، ص183، 184، دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، اوکاڑہ)

مدرس کو مدرسہ میں رہائش ملی ہو، تو وہ اس میں اپنی فیملی کو رکھ سکتا ہے (جبکہ طلباء وغیرہ نامحارم سے پردے کے شرعی تقاضوں کا کماحقہ لحاظ رکھا جائے) جیسا کہ بحر الرائق میں ہے: ”ولو کانوا ذکورا وإناثا إن کان فیها حجر ومقاصیر کان للذکور أن یسکنوا نساءهم معهم وللنساء أن یسکن أزواجهن معهن“ ترجمہ: اور اگر موقوف علیہم مرد اور عورتیں ہوں، تو اگر اس مکان میں حجرے اور کمرے ہیں، تو مردوں کو اجازت ہے کہ اپنی

بیویوں کو اپنے ساتھ ٹھہرائیں اور عورتوں کو اجازت ہے کہ اپنے شوہروں کو اپنے ساتھ ٹھہرائیں۔ (بحر الرائق، کتاب الوقف، ج05، ص347، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"اگر مکان موقوف بہت بڑا ہے، جس میں بہت سے کمرے اور حجرے ہیں، تو مردوں کی عورتیں اور عورتوں کے شوہر بھی رہ سکتے ہیں کہ مرد اپنی عورت اور نوکر چاکر کے ساتھ علیحدہ کمرے میں رہے۔" (بہار شریعت، ج02، حصہ10، ص554، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:"جبکہ یہ حجرہ مسجد کی چھت پر تعمیر نہیں کیا گیا اور نہ اس حجرہ میں آنے جانے کے لیے مسجد کی چھت کو راستہ بنانا پڑتا ہے، تو اس میں امام و مؤذن کا بمعہ اہل و عیال رہنا جائز ہے۔" (فتاوی خلیلیہ، ج02، ص542، ضیاء القرآن، مطوعہ لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net